السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ہر سال دو سے ملکوں (یونان۔ آسٹریلیا) میں بیوی اور بچی سمیت سیر و تفریح کے لئے جاتا ہوں۔ وہاں ہم دو ہفتے سمندر میں یونان کے خوبصورت جزیروں اور باغوں میں شریفانہ تفریح سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اس دوران ہم دونوں نمازیں بھی پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ میری بیوی پردہ کا پورا خیال رکھتی ہے ہم (مشکوک کھانوں سے بچنے کے لئے) صرف پھل کھاتے ہیں۔ ہم لوگ نہ تو غیر مسلموں سے خلط ملط ہوتے ہیں؟ نہ انہیں عریاں لباس میں دیکھتے ہیں۔ کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرکین کے ملک میں کسی شرعی جواز کے بغیر سفر کرکے جانا جائز نہیں اور تفریح کوئی شرعی جواز نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَنَا بَرِيءٌ مِن كُلِّ مُسلِمٍ يُقِيمُ بَينَ أَظهُرِ المُشرِكِين)

''میں ہر مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں اقامت رکھتا ہے۔'' [1]

اس لئے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ تفریحی مقاصد کے لئے ان ملکوں میں نہ جائیں کیونکہ اس سے فتنوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور مشرکین میں اقامت اختیار کرنے جیسا ممنوع کام ہے۔ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سند سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَنَا بَرِيءٌ مِن كُلِّ مُسلِمٍ يُقِيمُ بَينَ أَظهُرِ المُشرِكِين)

''میں ہر مسلمان سے بری ہوں جو مشرکوں میں اقامت رکھتا ہے۔'' اس مفہوم کی اور حدیثیں بھی ہیں۔''

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمۃ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۲۳۹۳)

---

[1] سنن ابی داود حدیث نمبر: ۲۶۴۵۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۱۶۰۵۔ مجتبیٰ نسائی ۸ ۳۶

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ 74

محدث فتویٰ